2 مالی شعبے تک رسائی میں توسیع

2.1 عمومی جائزہ

مالی شمولیت کو پائیدار اقتصادی نمو کی بنیادی شرط قرار دیا جاتا ہے۔اس سے نہ صرف مالی وساطت میں مدد ملتی ہے بلکہ غریب افراد کو نفع بخش سرمایہ کاری اور بچتوں پر سودی آمدنی حاصل کرنے کے مواقع بھی میسر آتے ہیں۔[1] پاکستان میں اس وقت مالی اخراج کی شرح بلند ہے اور آبادی کے بہت کم حصے کو مالکاری کی سہولتیں دستیاب ہیں۔مالیات تک رسائی کو مرکزی دھارے میں لانا اسٹیٹ بینک کی اہم ترجیح ہے۔اس ضمن میں دفتر برائے مالی شمولیت پروگرام کی تخلیق،خرد مالکاری اور چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ای) کے شعبے کو تقسیم کرکے دو الگ الگ شعبوں کا قیام اور فصلی بیمہ اسکیم متعارف کرانے کے سوا مالی شمولیت کی تجدید کے لیے متعدد دیگر اقدامات بھی کیے گئے ہیں۔ایس ایم ایز کے لیے ایک متبادل مالی طریقہ کار وضع کرنے کی کوششوں کا آغاز کردیا گیا ہے۔اسی طرح،اسٹیٹ بینک بنیادی ڈھانچے اور مکاناتی مالکاری پر بھی توجہ دے رہی ہے۔چونکہ خرد مالکاری اور ایس ایم ایز کو سبز کھیت شعبوں کی حیثیت حاصل ہے،اس لیے ہمارے بینک ابھی ان میں سرمایہ کاری کرنے سے ہچکچا رہے ہیں۔ایس ایم ای و خرد مالکاری کے شعبوں میں درپیش مالی مشکلات کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے متعدد پالیسی اقدامات کیے ہیں۔توقع ہے کہ مالیات تک رسائی میں وسعت لانے کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے بہترین عالمی معیارات متعارف کرانے سے معاشی نمو میں اضافہ ہوگا۔

2.2 چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباری ادارے

2.2.1 قرضوں کی کارکردگی

پاکستان میں ایس ایم ای شعبے کو طلب و رسد کے مسائل کا سامنا ہے،جن سے اس کی نمو میں مشکلات پیدا ہورہی ہیں۔مالیات کے رسمی ذرائع تک رسائی میں کمی ایس ایم ای شعبے کو درپیش ایک اہم مسئلہ ہے۔اسٹیٹ بینک اس مسئلے کے حل پر خصوصی توجہ دے رہا ہے اور اس کی کوششوں کے نتیجے میں ایس ایم ایز کے لیے قرضوں کی فراہمی میں بتدریج بہتری آرہی ہے۔ایس ایم ای شعبے کی مالیات کے عمومی جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارپوریٹ کے بعد یہ بینکاری نظام سے قرضے حاصل کرنے والا دوسرا بڑا شعبہ ہے۔ایس ایم ایز کے لیے مالکاری میں گذشتہ سالوں کے دوران بتدریج اضافہ ہوا ہے اور آخر دسمبر 2007ء تک یہ بڑھ کر 437.4 ارب روپے تک پہنچ گئی ہے جبکہ دسمبر 2006ء میں یہ 408ء ارب روپے تھی (دیکھئے **شکل 2.1**)۔بینکاری صنعت کے مجموعی قرضوں میں ایس ایم ای کا حصہ 16.2 فیصد بنتا ہے۔آخر دسمبر 2007ء تک قرض داروں کی تعداد 185,000 تھی اور اس میں سالانہ 10 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی ہے۔

شکل 2.1: ایس ایم ای قرضہ جاتی جزدان

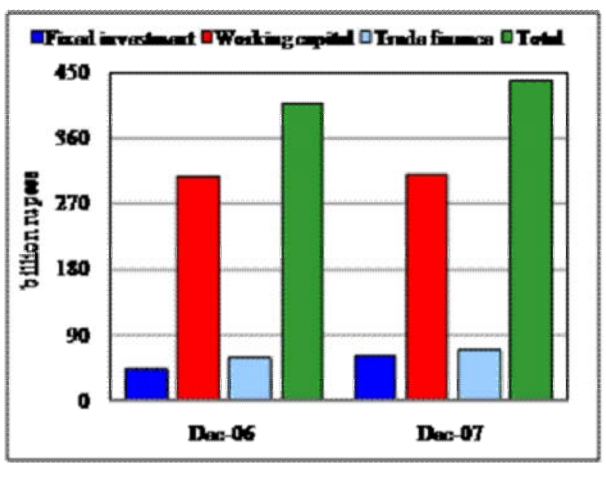

2.2.2 ایس ایم ای مالکاری میں نمو کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

اگرچہ بینکاری شعبے کی ایس ایم ای مالکاری میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے تاہم اس میں مالکاری کی خاصی گنجائش موجود ہے جسے مالیات کے رسمی ذرائع سے پورا کیا جانا چاہیئے۔اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ای مالیات کو فروغ دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں،جنھیں ذیل میں دیا گیا ہے۔

1 حنیفی جی ایس اور کپور رکے؛ 2007ء،مالی ترقی اور تخفیف غربت: کیا کسی لاگت کے بغیر فائدہ حاصل ہوسکتا ہے؟ آئی ایم ایف ڈبلیو پی 08/62،واشنگٹن ڈی سی۔

ایس ایم ای کریڈٹ ایڈوائزری کمیٹی

پالیسی فریم ورک کے امکانات کو وسعت دیتے ہوئے اسٹیٹ بینک کی گورنر کی سربراہی میں ایس ایم ای کریڈٹ ایڈوائزری کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس کمیٹی میں بینکوں، ایس ایم ای ڈی اے، وزارتوں، ایس ایم ای انجمنوں اور دیگر متعلقہ فریقوں کو شامل کیا گیا ہے۔ اس فورم کا بنیادی مقصد ملک میں ایس ایم ای مالیات کو فروغ دینے کے لیے موافق پالیسی اور ضوابطی فریم ورک تشکیل دینا ہے۔ اس فورم کو ایس ایم ای شعبے کی مالیات تک رسائی میں درپیش مشکلات پر تبادلہ خیال اور انہیں حل کرنے کے لیے لائحہ عمل کا فیصلہ بھی کیا جائے گا۔ اس کمیٹی کا پہلا اجلاس گورنر اسٹیٹ بینک کی سربراہی میں فروری 2008ء میں منعقد ہوا تھا۔ اس اجلاس میں ایس ایم ای مالیات کی ترویج کے حوالے سے کئی اہم فیصلے بھی کیے گئے۔ اس کمیٹی کا اجلاس سال میں دو مرتبہ ہوتا ہے۔

بینکوں کی استعداد کو بڑھانا

اسٹیٹ بینک ایس ایم ای مالیات کے شعبے میں بینکوں کی استعداد کو بڑھانے کے لیے کوشاں ہے تاکہ ایس ایم ای کے لیے قرضوں اور اس تک رسائی میں اضافہ کیا جاسکے۔ بینکوں میں ایس ایم ای مالیات کی توسیع میں مصروف عملہ مطلوبہ معیار کے مطابق نہیں ہے، جس سے اس شعبے کو وسعت دینے کی مشترکہ کوششیں متاثر ہورہی ہیں۔ ایس ایم ای مالیات میں بینکوں کی استعداد کو بڑھانے کے لیے نباف اسلام آباد نے اسٹیٹ بینک کے اشتراک سے ایس ایم ای قرضوں کے طریقہ کار و ضوابطی فریم ورک کے متعلق تین روزہ تربیتی پروگرام منعقد کیا ہے۔

محفوظ لین دین کے فریم ورک کو مستحکم کرنا

سال 08-2007ء کے دوران ایس ایم ای ایف ڈی نے ایشیائی ترقیاتی بینک کی تکنیکی امداد سے کامیابی سے ایک منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد لین دین کے ایسے محفوظ فریم ورک کی تیاری تھا جس سے حرکت پذیر اور غیر حرکت پذیر اثاثوں کو ضمانت کے طور پر استعمال کرنے میں سہولت حاصل ہوسکے گی۔ منصوبے میں اس بات کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا کہ ایس ایم ای اور زرعی شعبوں میں عوام کے بڑے حصے کی قرضوں تک رسائی یقینی بنائی جائے۔

اسٹیٹ بینک کی سرگرم شمولیت کے باعث اس منصوبے کی بروقت تکمیل کو ممکن بنایا جاسکا جبکہ اس سے متعلقہ فریقین کے مابین بات چیت اور اتفاق رائے کے لیے منصوبہ جاتی ورکشاپس کے انعقاد کا پلیٹ فارم بھی مہیا ہوگیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مشیروں کو ان کی متعدد منصوبہ جاتی رپورٹس کے متعلق دانشورانہ رائے بھی ملی ہے۔

بینکوں کے لیے ایس ایم ای جزدان کے متوقع اہداف

اسٹیٹ بینک نے حکمت عملی کے تحت ایس ایم ای قرضوں کے حجم کو 2012ء تک بڑھا کر 1000 ارب روپے تک کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ یہ ہدف بینکوں کے ساتھ قریبی مشاورت کے بعد طے کیا گیا کیونکہ اس کے حصول میں ان کی مثبت اور سرگرم شرکت کلیدی اہمیت کی حامل ہے۔ ہر بینک کے لیے رضاکارانہ بنیادوں پر ایس ایم ای مالیات کا ہدف مقرر کیا گیا ہے جبکہ ہر بینک کو دیگر بینکوں کی ماضی کی کارکردگی اور مستقبل کی حکمت عملی کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا۔ اس طریقہ کار سے نہ صرف ایس ایم ای قرضوں میں توسیع کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی بلکہ بینکوں کی بھی حوصلہ افزائی ہوگی کہ وہ ایس ایم ایز کے لیے جارحانہ انداز میں قرضے جاری کرسکیں۔

ایس ایم ای ہیلپ ڈیسک کا قیام

ایس ایم ای ہیلپ ڈیسک کے قیام کا بنیادی مقصد ایس ایم ای مالیات کے لیے ایک حقیقی کاروبار دوست ضوابطی، پالیسی فریم ورک و ماحول تشکیل دینا ہے۔ ایس ایم ای مالیات ہیلپ ڈیسک سے اسٹیٹ بینک کو ایس ایم ای مالیات کے متعلق ضوابطی ماحول کی فراہمی اور پالیسیوں و قواعد پر مثبت بازرسی حاصل کرنے میں مدد ملے گی، جس سے بدلتے ہوئے ماحول کے مطابق نئی ترامیم بھی کی جاسکیں گی۔ اس سے مشاورت کے ذریعے بنیادی مسائل کی نشاندہی کی ہوسکے گی، ابلاغ اور دیگر فریقین کے ساتھ تعاون بڑھے گا جبکہ ملک میں ایس ایم ای مالیات کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات کے متعلق معلومات کی ترسیل ہوسکے گی۔

ایس ایم ای مالی بک لیٹ

قرضوں کی مختلف مصنوعات کے بارے میں مالی آگاہی کی کمی ایس ایم ایز کو درپیش ایک اہم مسئلہ ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ایز کے بارے میں شعور عام کرنے کے لیے ایس ایم ای مالکاری مصنوعات کے متعلق ایک کتابچہ تیار کیا ہے۔ یہ کتابچہ اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہے اور اس میں ایس ایم ای شعبے کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بینکوں کی جانب سے پیش کی جانے والی مصنوعات کی تفصیلات دی گئی ہیں۔ اس کتابچے میں کمرشل بینکوں کی روایتی مصنوعات سے لے کر اسلامی مالکاری سمیت وسیع معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اسی طرح مالکاری کے اسلامی طریقوں میں دلچسپی رکھنے والے ایس ایم ایز کی ترجیحات کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ اس کے دیگر حصوں میں (الف) اہم اصطلاحات کی تعریفیں اور مالکاری مصنوعات کی تفصیلات کو آسان زبان میں دیا گیا ہے (ب) درآمدات و برآمدات سے متعلق قرضہ جاتی مصنوعات اور (ج) یہ مصنوعات فراہم کرنے والی تمام شاخوں کے رابطے کی تفصیلات بھی دستیاب ہیں۔

ایس ایم ای قرضہ جاتی ضمانت فنڈ

چھوٹے و درمیانے درجے کی انٹر پرائز ز کے بارے میں قومی کمیٹی کے قیام کا مقصد ایس ایم ای پالیسی کی سفارشات کے نفاذ اور انٹر پرائز ز کی ترقی کے اقدامات کے جائزے کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنا تھا کہ موجودہ صورتحال میں کس طرح مزید بہتری لائی جاسکتی ہے۔

اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک نے قرضہ جاتی ضمانت اسکیم کے عنوان سے ایک مقالہ تیار کیا ہے جس میں پاکستان کی صورتحال پر خاصی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس مقالے میں دنیا بھر کے مختلف ملکوں کے تجربات کو بیان کیا گیا ہے اور پاکستان میں قرضہ جاتی ضمانت کے طریقہ کار کی تشکیل کے متعلق سفارشات بھی دی گئی ہیں۔ اسی طرح ایس ایم ای نجی ایکویٹی فنڈ کے عنوان سے بھی ایک مقالہ تیار کیا گیا ہے۔

ایس ایم ای قرضہ جاتی درجہ بندی ایجنسی

عالمی سطح پر ایس ایم ایز کی ریٹنگ کا تصور مقبولیت حاصل کر رہا ہے کیونکہ اس کی مدد سے اداروں کے خطرات کو جانچنے کے لیے بینکوں کے بوجھ میں کمی آجاتی ہے۔ ایس ایم ای قرضہ جاتی درجہ بندی کرنے والی ایجنسیاں جامع، شفاف، سستی اور آزادانہ درجہ بندی کرتی ہیں۔ جبکہ اس کی بنیاد پر ایس ایم ایز کو مسابقتی شرح سود کے حصول اور بہتر ساکھ قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں ہم نے پاکستان میں ایس ایم ای درجہ بندی کو فروغ دینے کے لیے دو مرحلوں پر مشتمل حکمت عملی اختیار کی ہے۔ ایک جانب ہم مستقلاً قرضہ جاتی درجہ بندی کرنے والی پہلے سے موجود دو ایجنسیوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں تا کہ وہ اس کاروبار کو وسعت دیں جبکہ دوسری طرف ہم نے پاکستان کے لیے ''ایس ایم ای قرضہ جاتی درجہ بندی ایجنسی پر نظریاتی مقالہ'' بھی تیار کیا ہے۔

برآمدی نو مالکاری اسکیم برآمد کنندگان کی قرضہ جاتی ضروریات پوری کرنے کا ایک اہم ذریعہ رہی ہے۔ اگست 2007ء میں ای ایف ایس اسکیم کے زر بنیاد کی نمو پر اثرات میں کمی کے لیے اس میں تبدیلیاں متعارف کرائی گئی ہیں تا کہ اس کے مستعد استعمال کو فروغ دیا جاسکے اور اسکیم کو مرحلہ وار بہتر بنایا جائے۔ نظرثانی شدہ اسکیم کے تحت اسٹیٹ بینک نے مالی سال 2008ء کی حدود پر 70 فیصد نو مالکاری فراہم کی جسے برآمد کنندگان متعلقہ بینکوں سے لے سکتے ہیں۔ بقیہ 30 فیصد کی فنڈنگ بینکوں نے اپنے وسائل سے کی ہے۔

مالی سال 2008ء کے دوران ترمیم شدہ ای ایف ایس کے تحت ایس بی پی۔ بی ایس سی کے دفاتر نے 244.214 ارب روپے تقسیم کیے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نو مالکاری کی صرف 70 فیصد رقم ہمارے دفاتر نے بینکوں کو فراہم کی ہے جبکہ باقی 30 فیصد بینکوں نے برآمد کنندگان کو دیئے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے نظرثانی شدہ برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت فراہم کی جانے والی برآمدی مالکاری کے تقابل کو **جدول 2.1** میں دیا گیا ہے۔

2.2.3 اجناس کی صورتحال

اجناس وار صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ 155.797 ارب روپے ٹیکسٹائل شعبے میں تقسیم کیے گئے۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں سب سے زیادہ رقم تیار ملبوسات کو ملی

جدول 2.1 :اسٹیٹ بینک کی جانب سے برآمدی نومالکاری کی تقسیم

(ملین روپے)	جس عرصہ میں نومالکاری فراہم کی گئی								
	2006-07ء			2007-08ء			فیصد تبدیلی		
	حصہ اول	حصہ دوم	کل	حصہ اول	حصہ دوم	کل	حصہ اول	حصہ دوم	کل
	91,365	237,350	328,715	66,199	178,016	244,215	-28	-25	-26
برآمدی نومالکاری کی واجب الادا صورتحال									
	واجب الادا رقوم: آخر								
	جون 2007ء			جون 2008ء			فیصد تبدیلی		
	حصہ اول	حصہ دوم	کل	حصہ اول	حصہ دوم	کل	حصہ اول	حصہ دوم	کل
	34,654	99,773	134,427	24,007	75,965	99,972	-31	-24	-26

ہے جو 38.933 ارب روپے بنتی ہے۔خوردنی اشیا کی مد میں سب سے زیادہ رقم چاول کی برآمد کے لیے دی گئی جو کہ 27.836 ارب روپے ہے۔شعبہ وار تفصیلات کو **شکل 2.2** میں دیا گیا ہے۔

2.3 خردمالکاری

پاکستان کی خردمالکاری بینکاری صنعت کے تمام شعبوں میں خاصی نموہوئی ہے،جس میں پالیسی ماحول کی تشکیل،اعانتی بنیادی ڈھانچہ،ادارہ جاتی ترقی،فراہمی کے متبادل ذرائع کا فروغ،انسانی وسائل،ٹیکنالوجی کا استعمال،خردمالکاری بینکوں کی تعداد بڑھا کر رسائی میں وسعت لانا،خدماتی شاخیں اور صارفین کی بنیاد شامل ہے۔حکومت اور اسٹیٹ بینک کے عزم کے نتیجے میں ایسے شعبے کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے میں مدد ملی ہے جو مالی خدمات تک رسائی میں توسیع کے لیے کلیدی اہمیت کا حامل ہے اور اس سے مستقبل میں کمرشل / سماجی سرمایہ کاروں کے لیے کاروباری مواقع بھی پیدا ہوں گے۔

شکل 2.2: مالی سال 2008ء میں تقسیم کردہ نومالکاری کی شعبہ وار تفصیلات

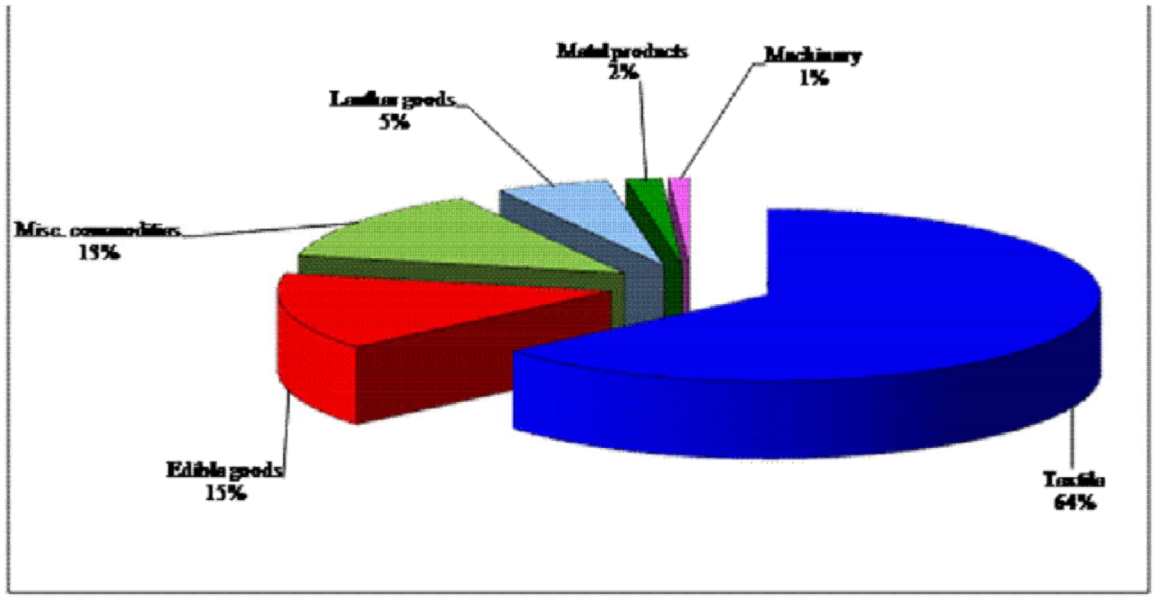

2.3.1 خردمالکاری تک رسائی میں توسیع۔کامیابیاں

اسٹیٹ بینک نے مقامی و عالمی خردمالکاری فریقین کے ساتھ مل کر خردمالکاری کی ایک قومی حکمت عملی تیار کی ہے جسے' خردمالکاری تک رسائی میں توسیع(Expanding Microfinance Outreach) کا نام دیا گیا ہے۔اس حکمت عملی میں اس شعبے کو درپیش مشکلات کے متعلق بتایا گیا ہے،نمو کی مطلوبہ سطح کے حصول میں رکاوٹ بننے والے اہم عامل کی نشاندہی کی گئی،رسائی کے اہداف طے پائے اور نمو میں اضافے و پائیداری کے حصول کے لیے شعبے کی استعداد بڑھانے کے لیے اقدامات تجویز کیے گئے تھے۔ اسٹیٹ بینک کی گورنر نے خردمالکاری تک رسائی میں توسیع کی حکمت عملی 14 فروری 2007ء کو وزیراعظم پاکستان کو پیش کی تھی، جسے فوری طور پر منظور کرلیا گیا۔

شکل 2.3: خردقرضوں تک رسائی

خردمالکاری تک رسائی کو تیزی سے وسعت دینے کی غرض سے پاکستان پوسٹ اور فرسٹ مائیکروفنانس بینک کے درمیان ایک رسمی معاہدہ طے پا گیا ہے جس کے تحت ایف ایم ایف بی ایل کو قرضوں کی فراہمی کے لیے پائلٹ بنیادوں پر پاکستان پوسٹ کے خدماتی مراکز کو استعمال کرنے کی اجازت ہوگی۔اس اشتراک کی حوصلہ افزا کارکردگی کے نتیجے میں پائلٹ کو مزید علاقوں تک وسعت دی گئی ہے۔

اسٹیٹ بینک نے ملک میں خردمالکاری کی ترقی کے لیے عالمی اداروں کے اشتراک سے مواقع بھی فراہم کیے ہیں۔تسلیم شدہ عالمی تنظیموں سے رابطے کیے گئے اور اس ضمن میں بی آر اے سی کو عالمی این جی او کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے جس نے اپنے آپریشنز شروع کردیے ہیں جبکہ عالمی شہرت یافتہ بنگلہ دیشی ایم ایف آئی، اے ایس اے بھی جلد اپنے آپریشنز کا آغاز کردے گی۔خردمالکاری رسائی کی کارکردگی کو **شکل 2.3** میں دیا گیا ہے۔

2.3.2 مالی خدمات تک رسائی کو بہتر بنانا- آئی اے ایف ایس پی کی پیش رفت 2007-2008ء۔

آئی اے ایف ایس پی 322 ملین ڈالر کا ایک امریکی قرضہ جاتی پروگرام ہے،جس کا مقصد دیہی وشہری آبادیہ کو آگے بڑھنے کے بہتر مواقع فراہم کرنا ہے،تاکہ بہتر مالی خدمات تک رسائی کے ذریعے ذاتی کاروبار کو فروغ دے کر غربت میں کمی کی جاسکے۔اس کے ساتھ ساتھ خرد اور چھوٹی کمپنیوں کو بھی اپنے کاروبار کو ترقی دینے کے مواقع مل سکیں گے۔ یہ پروگرام غریب افراد، پست آمدنی رکھنے والے گھرانوں اور خواتین کے لیے ہے۔اس پروگرام کی کئی اہم خصوصیات ہیں۔2007-08ء کے دوران اس ضمن میں ہونے والی پیش رفت کو ذیل میں دیا گیا ہے۔

☆ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو قرضوں تک رسائی اور کمپیوٹرائزڈ کارڈز/پاس بکس جاری کرنے کے متعلق رہنماہدایات جاری کیں۔

☆ مالیات تک رسائی میں بہتری لانے اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی کوششوں کے نتیجے میں وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور فیڈرل بورڈ آف ریونیو کے تعاون سے ٹیکنالوجی مشینری،ساز وسامان اور اشیائے سرمایہ کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ان اشیا کی نشاندہی ایس بی پی ایم او آئی ٹی ورکنگ گروپ میں کی گئی تھی۔

☆ کاروبار میں توسیع کے لیے اسٹیٹ بینک نے صوبائی وضلعی حکام کو رہنماہدایات وسفارشات جاری کی ہیں تاکہ وہ موبائل بینکاری سرگرمیوں کے حوالے سے ٹیکسوں میں نرمی کو جاری رکھیں۔

☆ کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے وزارت آئی ٹی کو بلادفتر بینکاری کے متعلق منصوبے/ قواعد سے آگاہ کردیا ہے،جس میں متعدد استعمال

کنندگان (بینک، ایم ایف بیز، این جی اوز، ٹیلی کمیونیکیشن کمپنیاں، مبادلہ کمپنیاں و دیگر) کے لیے موبائل کے ذریعے رقم کی منتقلی کے حوالے سے ایک منظم قومی پلیٹ فارم مہیا کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ یہ نیٹ ورک ایسا ہونا چاہیئے جس پر کم لاگت آئے اور خدمات کو مستعد انداز میں ملک گیر سطح پر فراہم کیا جائے۔

☆ مائیکروفنانس انسٹی ٹیوشنز آرڈیننس 2001ء میں ضروری ترامیم کی گئی ہیں تاکہ خرد مالکاری بینک بیرون ممالک کارکنوں سے براہ راست ترسیلات زر وصول کرسکیں۔

☆ متنوع طلب پر مبنی مصنوعات کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے رہنما ہدایات اور قواعد و ضوابط جاری کیے ہیں، جن کا مقصد اسلامی خرد مالکاری اور دیگر مالی اداروں کی مصنوعات و خدمات کی معاونت کرنا ہے۔

2.3.3 استعدادکاری فنڈ

اسٹیٹ بینک میں آئی اے ایف ایس پی کے تعاون سے 20 ملین ڈالر مالیت کا ایک فنڈ قائم کیا گیا ہے، جس کا مقصد فریقین کی استعداد کاری کی ادارہ جاتی صلاحیت کو بہتر بنانا ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ مالی خدمات فراہم کرنے والے اداروں کو دیہی علاقوں تک کاروبار کو وسعت دینے کے لیے استعداد کاری و تربیت، مصنوعات اور خدمات میں جدت پسندی، بشمول بچتوں، ترسیلات زر اور اسلامی مالی خدمات؛ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال اور مالی خدمات تک رسائی میں بہتری کے لیے سہل طریقے اختیار کرنا شامل ہیں۔

2.3.4 پالیسی و ضوابطی فریم ورک

خرد مالکاری بینکوں کی کاروباری سرگرمیاں اسٹیٹ بینک کے ضوابطی / نگرانی فریم ورک کے تحت انجام دی جارہی ہیں۔ اس فریم ورک کو مشاورتی عمل کے ذریعے تیار کیا گیا ہے اور اس میں ابھرتی ہوئی خرد مالکاری صنعت کی سہولت کے علاوہ مالی صنعت کی محتاطیہ روایات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ ابتدائی مرحلے میں جاری کیے جانے والے محتاطیہ ضوابط میں ادارہ جاتی نظم و نسق، لاگت پوری کرنے کی بنیاد پر مصنوعات کے نرخوں کا تعین، آڈٹ، انکشاف، انتظام خطر اور متعلقہ پالیسیوں و کتابچوں کی تیاری پر زور دیا گیا ہے۔ فریم ورک کے ذریعے اس شعبے میں درجہ بندی، قرضہ جاتی دفاتر، موبائل بینکاری کے طریقہ کار اور خرد مالکاری نگرانی فریم ورک جیسے جدید طریقے بھی متعارف کرائے گئے ہیں۔

اسٹیٹ بینک ہمیشہ منڈی کے تمام فریقوں کو کاروبار کے لیے سازگار ماحول کی فراہمی میں کوشاں رہا ہے۔ اس سے قبل خرد مالکاری بینک دو مختلف قانونی فریم ورکس میں رہتے ہوئے کام کر رہے تھے۔ خوشحالی بینک آرڈیننس 2000ء کے تحت خوشحالی بینک کا قیام عمل میں لایا گیا جبکہ ایسے دیگر ادارے مائیکروفنانس انسٹی ٹیوشنز آرڈیننس کے تحت کاروباری سرگرمیاں انجام دے رہے تھے۔ اسٹیٹ بینک نے خوشحالی بینک کو ایم ایف آئی آرڈیننس 2001ء کے دائرے میں لانے کے لیے ایک اسکیم تیار کی اور 18 مارچ 2008ء کو اسے نیا لائسنس جاری کردیا گیا۔

مارچ 2008ء میں اسٹیٹ بینک نے ایم ایف بیز کو اجازت دی کہ وہ کم از کم 15 فیصد شرح کفایت سرمایہ کے تناسب سے مقامی کرنسی کے قرضوں کی مدد سے دوسری تہ کا سرمایہ جمع کریں۔ مزید برآں، ایم ایف بیز کو ہدایت کی گئی کہ وہ 31 دسمبر 2008ء تک کم از کم ادا شدہ سرمائے کی شرائط کو پورا کریں۔ توقع ہے کہ دوسری تہ کے سرمائے سے خرد مالکاری بینکوں کی ایکویٹی ساخت میں گہرائی آئے گی۔

2.4 مکاناتی و انفرااسٹرکچر مالکاری

طویل مدت میں بلند اقتصادی نمو کو برقرار رکھنے کے لیے مالی شعبے کی ترقی بے حد ضروری ہے۔ مالی شعبے میں انفرااسٹرکچر اور مکاناتی مالکاری کو معیشت کی ترقی کے اہم ستون کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ مکانات و تعمیرات کے شعبے جاذب محنت نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں مکاناتی مالکاری معیشت کا ایک اہم ستون ہے، جس میں مکاناتی مالکاری اور مجموعی ملکی پیداوار کا تناسب 50 فیصد سے بھی زائد ہے۔ تھائی لینڈ جیسے ترقی پذیر ملک میں یہ تناسب 15 فیصد اور بھارت میں 6 فیصد تک ہے جبکہ پاکستان ان سے کافی پیچھے ایک فیصد پر ہے۔

رہن قرضوں میں حالیہ توسیع اسٹیٹ بینک کی ان کوششوں کے نتیجے میں ممکن ہوئی ہے، جن کے تحت مکاناتی مالکاری کے لیے قرضوں پر پابندیوں میں نرمی کی گئی ہے۔ اسٹیٹ بینک

نے کامیابی کے ساتھ بینکوں کی حوصلہ افزائی کی ہے کہ وہ درمیانے طبقے کو مذکورہ سہولت فراہم کریں، پست آمدنی گروپس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے طریقہ کار پر بھی توجہ مرکوز کی گئی ہے جبکہ مکاناتی مالکاری کی منڈی میں مزید توسیع میں تیزی لانے کے اقدامات بھی کیے گئے ہیں۔ اسٹیٹ بینک رہن قرضوں کے فروغ اور ترغیبات کی تیاری میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے، جیسے بیمہ خطرہ رہن اور پاکستان میں مکاناتی مالکاری کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا وغیرہ۔

2.4.1 پاکستان میں مکاناتی مالکاری کی منڈی

کئی ادارہ جاتی رکاوٹوں کے باوجود پاکستان میں رہن منڈی کے شعبے میں خاصی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ سال 2003ء کے دوران، جب اسٹیٹ بینک نے مکاناتی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے قواعد وضوابط وضع کیے، اس وقت رہن صنعت کو محدود اور مرتکز صنعت کا درجہ حاصل تھا۔ 14 کمرشل بینکوں میں سے صرف 3 کے پاس رہن قرضوں کے مجموعی واجبات کا 80 فیصد سے زائد حصہ تھا۔ منڈی میں مزید بینکوں کی آمد سے مکاناتی مالکاری کے ارتکاز میں کمی آئی ہے اور اب 29 میں سے 9 بینکوں کے پاس مجموعی واجبات کا 80 فیصد سے زائد حصہ موجود ہے۔

2.4.2 انفراسٹرکچر مالی منڈی

شکل 2.4: انفراسٹرکچر قرضے (ذخیرہ)

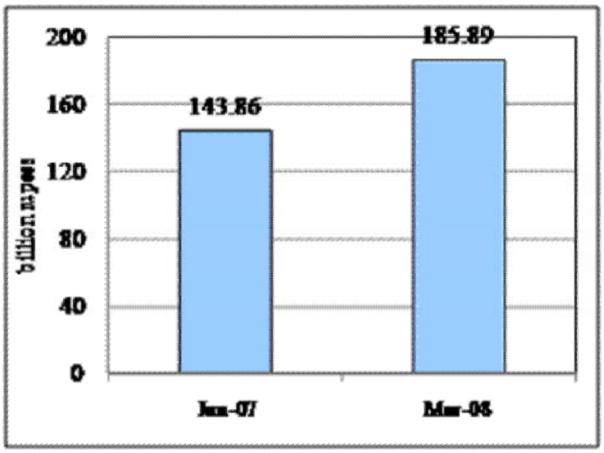

ترقی پذیر معیشتوں کی نمو کے لیے انفراسٹرکچر کی ترقی بے حد اہمیت کی حامل ہے لیکن صرف حکومت ہی تنہا طور پر انفراسٹرکچر کے بڑے منصوبوں کی مالکاری نہیں کر سکتی اور اس خلا کو نجی شعبہ کی متحرک مالیاتی مصنوعات کے ذریعے ہی پر کیا جا سکتا ہے۔ نجی شعبے میں بینکاری شعبہ مالی منڈیوں کے ساتھ مل کر انفراسٹرکچر منصوبوں کی مالکاری میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری کے ڈیٹا بیس کی تیاری کا کام شروع کر دیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کمرشل بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں سے اعداد و شمار جمع کرتا ہے، جس کا مقصد انفراسٹرکچر منڈی کی نمو اور مختلف شعبوں کے قرض دہندگان میں نمو کے رجحانات پر نظر رکھنا ہے۔ انفراسٹرکچر منصوبوں کے قرض دہندگان کی جانب سے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق جون 2007ء میں انفراسٹرکچر مالکاری کی مد میں 210.11 ارب روپے دیئے گئے جو کہ مارچ 2008ء میں بڑھ کر 269.72 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ واجب الادا کی اسٹاک قدر جون 2007ء میں 143.8 ارب روپے تھی جو کہ آخر مارچ 2008ء میں بڑھ کر 185.89 تک ہوگئی ہے (دیکھئے **شکل 2.4**)۔ منصوبہ جاتی مالکاری کے لیے قرضوں میں ہونے والی نمو سے ان خیالات کو تقویت ملتی ہے کہ منصوبہ جاتی مالکاری کے لیے طلب میں اضافہ ہو رہا ہے اور بینکوں کے منصوبہ جاتی جزدان میں مسلسل توسیع جاری ہے۔ پاکستان میں منصوبہ جاتی مالکاری مجموعی ملکی پیداوار کے 2 فیصد سے بھی کم ہے۔ اس لیے انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے قرضوں کی فراہمی میں اضافے کے لیے سرکاری۔نجی شراکت کو بڑھانے کے لیے انفراسٹرکچر مالکاری سے متعلق پالیسیاں تشکیل دینا بے حد ضروری ہے۔

2.4.3 مکاناتی وانفراسٹرکچر مالکاری کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

اسٹیٹ بینک نے ابتدائی طور پر مکاناتی مشاورتی گروپ (HAG) اور انفراسٹرکچر مالکاری پر ٹاسک فورس کے نام سے دو گروپس قائم کیے تھے۔ مکاناتی مشاورتی گروپ کے قیام کا مقصد مکاناتی مالکاری کے موجودہ ضوابطی و پالیسی فریم ورک کا جامع انداز میں جائزہ لینا تھا تا کہ اسے متاثر کرنے والے عوامل کی نشاندہی کی جا سکے۔ انفراسٹرکچر مالکاری پر اسٹیٹ بینک کی ٹاسک فورس کو ملک میں انفراسٹرکچر کی ضروریات کا جائزہ لینے، ادارہ جاتی رکاوٹوں کی نشاندہی کرنے اور منصوبہ جاتی مالکاری کے انتظام خطر کے ادارہ جاتی طریقہ کار کے

متعلق تجاویز سے آگاہ کرنے کا کام سونپا گیا تھا۔ دونوں گروپوں نے اپنی سفارشات پیش کیں، جن میں منصوبہ جاتی ومکاناتی مالکاری کے لیے قرضوں میں رکاوٹ بننے والے عوامل کی نشاندہی کی گئی تھی۔

انفرا سٹرکچر ٹاسک فورس کی سفارشات میں ایک منظّم انفرا سٹرکچر قرضہ اتھارٹی کے قیام کی مدد سے طویل مدتی مالکاری کے طریقہ کار کی ترقی پر توجہ مرکوز کی گئی تھی۔ مکاناتی مشاورتی گروپ (HAG) نے بھی مکاناتی شعبے کی ترقی کے لیے مالی خدمات تک رسائی کو بڑھانے کے متعلق متعدد سفارشات دی ہیں۔ ان میں قانونی وضوابطی فریم ورک میں اصلاحات، ثانوی رہن منڈی کا قیام، منڈی انٹیلی جنس کی ترویج، سستی/پست آمدنی پر مبنی مکاناتی مالکاری کی مصنوعات کی فراہمی شامل ہیں۔

اسٹیٹ بینک اور عالمی بینک نے مکاناتی مشاورتی گروپ (HAG) کی سفارشات پر عملدرآمد کے لیے مل جل کر کام کرنے پر اتفاق کیا ہے تاکہ مالکاری ماحول کو مکاناتی شعبے کی نمو کے لیے سازگار بنایا جاسکے۔ وہ حصے جن میں مذکورہ دونوں ادارے تبدیلیاں چاہتے ہیں، یہ ہیں؛ ایچ بی ایف سی کی تشکیل نو، رہن نو مالکاری کمپنی کا قیام، پست لاگت مکاناتی مالکاری کمپنی کا قیام، رئیل اسٹیٹ منڈی کے لیے ایک مشاہدہ گاہ بنانا اور مکاناتی ماہرین کے ذریعے مکاناتی مالکاری میں مصروف عمل پیشہ ور افراد کو استعداد کو بڑھانا شامل ہیں۔ مکاناتی و منصوبہ جاتی مالکاری دونوں کو ادارہ جاتی بنانے کے لیے اقدامات کے علاوہ اسٹیٹ بینک اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ انسانی وسائل کی ترقی سے بھی ان مالی شعبوں کی پائیدار و استحکام کو یقینی بنانے میں مدد مل سکے گی۔ اس ضمن میں عالمی مالیاتی کارپوریشن سے باہمی تعاون کے ایک سمجھوتے پر دستخط بھی کیے گئے ہیں جو کہ عالمی بینک کا نجی ادارہ ہے۔ اسٹیٹ بینک، عالمی مالیاتی کارپوریشن کے تعاون سے مکاناتی مالکاری کا ایک تربیتی پروگرام بھی شروع کرے گا۔ اس تربیتی پروگرام میں مکاناتی مالکاری کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے، جن میں مصنوعات کی ترقی، قرضے کی بازار کاری/ تقسیم اور قرضہ ذمہ نویسی، خدمات اور انتظام خطر کے آغاز سے متعلق آگاہی شامل ہیں۔ رہن قرضے کے کاروبار سے منسلک بینکوں اور غیر بینکی مالی اداروں کے عملے نے اس سے استفادہ حاصل کیا ہے۔ تربیت کا پہلا دور دسمبر 2007ء میں اسٹیٹ بینک کراچی جبکہ دوسرا دور مئی 2008ء میں نباف اسلام آباد میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس کا تیسرا دور نومبر 2008ء میں کراچی میں ہوگا۔ انفرا سٹرکچر قرضوں کے متعلق بھی استعداد کاری کے ایسے ہی اقدامات کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔

2.5 مالی سال 2008ء کے لیے زرعی قرضوں کے اہداف

08-2007ء کے لیے 200 ارب روپے کے زرعی قرضوں کا ہدف مقرر کیا گیا تھا جو کہ گذشتہ سال کے ہدف 160 ارب روپے سے زیادہ ہے جبکہ اس مد میں گذشتہ سال تقسیم کیے جانے والے 169 ارب روپے سے 18.3 فیصد بلند سطح پر ہے۔ 200 ارب روپے کی مجموعی رقم میں سے 132 ارب روپے کمرشل بینکوں کے لیے مختص کیے گئے ہیں؛ جن میں سے 96.5 ارب روپے 5 بڑے بینکوں اور 35.5 ارب روپے مقامی نجی بینکوں کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ کو 60 ارب روپے اور پنجاب پروونشیئل کوآپریٹو بینک کے لیے 8 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ گیارہ مہینوں میں بینکوں نے زرعی شعبے میں 184.9 ارب روپے تقسیم کیے جبکہ یہ گذشتہ سال 141.8 ارب روپے تک تھے۔ اس طرح اس میں 43.1 ارب روپے یا 30.4 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ جولائی تا مئی 08-2007ء کے دوران مجموعی طور پر سال کے لیے مقررہ 200 ارب روپے کے ہدف میں سے 92.5 فیصد تقسیم کیے جا چکے تھے۔ قرضوں کے اہداف اور ان کی تقسیم کی بلحاظ گروپ وصوبہ وار تفصیلات کو **جدول 2.2** اور **2.3** میں دیا گیا ہے۔ زرعی قرضے کی تقسیم کی نمو میں صوبائی وعلاقائی تفاوت کو مدنظر رکھتے ہوئے، اے سی اے سی نے جولائی 2005ء سے بینکوں کے لیے صوبہ وار اور شعبہ وار اہداف مقرر کرنا شروع کر دیئے ہیں۔

2.5.1 زرعی قرضوں کی ترقی کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

مالی سال 08-2007ء میں شروع اور پایہ تکمیل تک پہنچنے والی سرگرمیوں کی تفصیلات کو ذیل میں دیا گیا ہے۔

باغبانی و مرغبانی کی مالکاری کے لیے ہدایات

پاکستان کی باغبانی پیداوار میں پھل، سبزیاں، پھول اور آرائشی پودوں کی اندروں ملک اور برآمدی منڈیوں میں وسیع طلب موجود ہے۔ حکومت باغبانی کے شعبے اور اس کی قدری کڑیوں کی ترقی کے لیے متعدد اقدامات کر رہی ہے۔ اس شعبے کے لیے قرضوں کی طلب کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے فریقین کی مشاورت سے ''رہنما ہدایات برائے

جدول 2.2 :اہداف اور قرضوں کی تقسیم

(ارب روپے)	م س06ء		م س07ء		م س08ء	
بینک	اہداف	قرضوں کی تقسیم	اہداف	قرضوں کی تقسیم	اہداف	قرضوں کی تقسیم (جولائی۔مئی)
5بڑے کمرشل بینک	63.0	68.0	80.0	80.4	96.5	85.6
زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ	43.0	47.6	48.0	56.5	60.0	56.1
ڈی پی سی بیز	15.0	16.0	23.0	23.9	35.5	38.9
پی پی سی بی ایل	9.0	5.9	9.0	8.0	8.0	4.3
کل	**130.0**	**137.5**	**160.0**	**168.8**	**200.0**	**184.9**

باغبانی مالکاری'' تیار کی ہے تاکہ بینکوں کو باغبانی کے شعبے کے لیے قرضوں کی اسکیمیں شروع کرنے میں مدد مل سکے۔اسی طرح،مرغبانی کی صنعت کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اوراس کے بے پناہ غیر استعمال شدہ وسائل سے استفادے کے لیے فریقین کی مشاورت سے اس کے متعلق رہنما ہدایات مرتب کی گئی ہیں تاکہ اس شعبے کے لیے قرضوں کو بڑھایا جاسکے۔

چھوٹے کاشت کاروں کے لیے مالکاری اسکیم

ملک کے کاشت کاروں کی اکثریت (84فیصد) کے پاس زمین کم ہے اور وہ اپنے زرعی قرضوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے غیر رسمی شعبے کے مہنگے قرضوں پر انحصار کرتے ہیں۔ان کاشت کاروں کے مالی اخراج کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ بینکوں کو ضمانت دینے کے اہل نہیں ہیں۔

جدول 2.3 صوبہ وار زرعی قرضوں کے اہداف و تقسیم

(ارب روپے)						
صوبہ	2007-08ء			2006-07ء		
	اہداف	تقسیم (جولائی۔مئی)	کل میں فیصد حصہ	اہداف	تقسیم (جولائی۔مئی)	کل میں فیصد حصہ
پنجاب	156.0	154.2	83.4	124.8	119.6	84.4
سندھ	28.0	21.5	11.6	22.4	14.5	10.2
سرحد	12.0	8.0	4.3	9.6	6.9	4.9
بلوچستان	3.0	0.6	0.3	2.4	0.4	0.2
آزاد کشمیر/شمالی علاقہ جات	1.0	0.6	0.3	0.8	0.4	0.3
کل	**200.0**	**184.9**	**100.0**	**160.0**	**141.8**	**100.0**

اسٹیٹ بینک نے فریقین کی مشاورت سے گلہ بانی،پولٹری،ماہی گیری،باغبانی وغیرہ جیسی چھوٹی سرگرمیوں میں مصروف کاشت کاروں کے لیے ایک مالکاری اسکیم شروع کی ہے،جس کے لیے کسی مادی اثاثے کو بطور ضمانت رکھوانے کی ضرورت نہیں پڑتی (دیکھئے **باکس 2.1**)۔اس اسکیم پر عملدرآمد کے لیے گروپ پر مبنی قرضوں کے اجرا کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے،جس کے تحت بینک کاشت کاروں کے چھوٹے گروپس کے ذریعے مالکاری فراہم کرسکتے ہیں۔گروپ پر مبنی ایسی مالکاری کو کامیاب ترین طرزفکر سمجھا جاتا ہے اور یہ خرد،دیہی اور زرعی مالکاری کے لیے بے حد اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں افراد کو قرضے کے بدلے کوئی ضمانت نہیں دینی پڑتی اور مالی ادارے کم لاگت پر قرضوں کی نگرانی اوران کی بازیابی میں برابر کے شریک ہوتے ہیں جس سے عدم ادائیگی کا خطرہ بھی کم ہوجاتا ہے۔گروپ پر مبنی قرضہ جاتی پروگراموں کے تحت افراد کو ہم رتبہ افراد کے ایک گروپ کے ذریعے قرضے فراہم کیے جاتے ہیں۔گروپ کے ارکان ایک دوسرے کے قرضوں کو واپس کرنے کی ضمانت دیتے ہیں۔ضمانت کو عام طور پر استعمال میں نہیں لایا جاتا۔ہم رتبہ افراد کا دباؤ اور اجتماعی ذمہ داری سودمند ثابت ہوتی ہے۔

آگاہی و تربیت کے پروگرام

مالی سال 2008ء کے دوران بینکوں،زراعت چیمبرز،کسانوں/کاشت کاروں/آبادگار تنظیموں کے تعاون سے رسائی میں توسیع کے تربیتی پروگرام،برمقام دورے اور الیکٹرانک میڈیا و پریس کے ذریعے تشہیر کا سلسلہ جاری رہا۔تمام صوبوں اور آزاد کشمیر میں کاشت کاروں کو اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں سے آگاہ کرنے،مصنوعات اور قرضے دینے کے طریقہ کار

کے متعلق بینک افسران کو تربیت دینے، جانچنے کے نظام، دستاویزیت، قرضوں کی مانیٹرنگ اور بازیابی کے طریقہ کار کے متعلق بارہ پروگرام منعقد کیے گئے۔ سال کے دوران جن مراکز کے دورے کیے گئے ان میں بدین، قلات، چکوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جیکب آباد، میلسی، ٹنڈو الہ یار، منڈی بہاوالدین، راولاکوٹ (آزاد کشمیر)، صوابی، پشین اور ٹھٹھہ شامل ہیں۔

باکس 2.1 چھوٹے کاشت کاروں کے لیے مالکاری اسکیم (ایس ایف جیز)

گروپ پر مبنی اختراعی قرضہ جاتی اسکیموں (گرامین ماڈل)، اپنی مدد آپ گروپس (بھارتی ماڈل)، یکجہتی گروپس (لاطینی امریکی ماڈل)، کمیونٹی پر مبنی تنظیمیں (دیہی بینکاری) اور دیگر تکنیکوں کی کامیابی سے چھوٹے کسانوں/ قرض داروں کو قرضے دینے کے طرز فکر میں بنیادی تبدیلی کی عکاسی ہوتی ہے۔

پاکستان میں بینک اب تک ضمانت پر مبنی روایتی قرضوں پر انحصار کررہے ہیں۔ مالی دشواریوں کے باعث چھوٹے کاشت کاروں کو نئی ٹیکنالوجی کے حصول میں دشواریوں کا سامنا ہے جبکہ انہیں پانی کی قلت، قدرتی وسائل کے انتظام، بیجوں، مصنوعی کھادوں، کیڑے مار ادویات، بجلی و تیل جیسے آلات پیدائش کی بڑھتی ہوئی قیمتوں جیسی مشکلات بھی درپیش ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے فریقین کی مشاورت سے گروپ قرضہ جاتی طریقہ کار پر مبنی ایک مالکاری اسکیم شروع کی ہے۔

اس اسکیم کے تحت بینکوں نے چھوٹے کاشت کاروں کے گروپ تشکیل دیئے ہیں۔ تاہم، بینک خود بھی اس عمل میں شریک ہوسکتے ہیں جبکہ این جی اوز اور اس ضمن میں کاشت کاری کے لیے خام مال فراہم کرنے والے اداروں کی خدمات بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔ لیکن بینکوں کو ایسے معاملات میں پیشہ ورانہ مہارت اور سماجی تحرک پذیری و گروپس کی تشکیل کے بارے میں تجربے پر مناسب انداز میں نظرثانی کرنی چاہیئے۔ یہ گروپس 5 تا 15 چھوٹے کاشت کاروں یا زراعت، مرغبانی، گلہ بانی، ماہی گیری، ریشمی کیڑوں کی پرداخت نخل پروری وغیرہ میں مصروف دیہی علاقوں کے پست آمدنی رکھنے والے افراد پر مشتمل ہوتے ہیں اور ان میں بینکوں کے لیے قابل قبول ضمانت فراہم کرنے کی سکت نہیں ہوتی۔ اس اسکیم کے تحت کسی فرد کے لیے مالکاری 2 لاکھ روپے سے تجاوز نہیں کرے گی جو کہ زرعی مالکاری کی محتاطیہ ضوابط کی شفاف حدود کے اندر ہے۔ اس اسکیم کے نتیجے میں یقیناً پاکستان میں چھوٹے کسانوں کی مالکاری تک رسائی میں توسیع ہوگی جس سے زرعی شعبہ ترقی کرے گا۔

بینکوں کی زرعی مالکاری کی شاخوں کے متعلق آگاہی

زرعی مالکاری کی وسعت میں اضافے کے لیے ضروری ہے کہ بینک کاشت کاروں میں اس کے متعلق شعور پیدا کریں۔ اسٹیٹ بینک کی ہدایت پر اب بینکوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے دفاتر کے احاطے کے باہر نمایاں طور پر اردو یا علاقائی زبانوں میں تحریر کریں کہ 'یہاں زرعی قرضے دستیاب ہیں'۔ انہیں اردو یا علاقائی زبانوں میں کتابچے کی شکل میں معلومات فراہم کرنے کے لیے بھی کہا گیا ہے۔ جبکہ زرعی قرضوں کی تمام نامزد شاخوں کی فہرست مع ان کے نام، رابطے کی تفصیل اور اسکیموں/ مصنوعات کی اہم خصوصیات کو بینکوں کی ویب سائٹس پر دینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

کریش تربیتی پروگرام

اسٹیٹ بینک نے بینکوں، شعبہ معاون ترقیاتی مالیات، ایس بی پی۔ بی ایس سی سے مشاورت کے بعد بینکوں کے زرعی قرضے دینے والے افسران کی استعدادکاری اور تربیت کے لیے ایک ہفتے پر مشتمل کریش ٹریننگ پروگرام منعقد کیا۔ اس پروگرام میں زرعی مالکاری کے تمام اہم پہلوؤوں کا احاطہ کیا گیا تھا۔ اس کی تربیت ایس بی پی۔ بی ایس سی اور کمرشل بینکوں کے علاقائی دفاتر میں دی گئی تھی جس میں زرعی مالکاری کے ماہرین، بینکوں کے سربراہان، صوبوں کے محصولاتی افسران اور ایس بی پی۔ بی ایس سی کے اہلکاروں نے اپنے تجربات و معلومات پر تبادلہ خیال کیا۔ پہلے مرحلے میں آخر جون 2008ء تک 15 مقامات پر 20 پروگراموں کا انعقاد کیا گیا، جس میں 500 افسران کو جامع تربیت دی گئی۔ اس ضمن میں پانچ مقامات تک دائرے کو وسعت دی گئی ہے، جن میں سکھر، گوجرانوالہ، پشاور، کوئٹہ اور مظفرآباد (آزاد کشمیر) شامل ہیں۔ اس سے بینکوں اور ایس بی پی۔ بی ایس سی کے 150 اے سی اوز مستفید ہوئے ہیں۔

اعدادوشمار بلحاظ ضلع

نچلی ترین سطح پر موجودہ زرعی قرضوں کے تجزیے اور طلب و رسد کے مابین فرق کی نشاندہی کے لیے اسٹیٹ بینک نے جولائی 2007ء سے زرعی قرضہ جات کی ڈیٹا بیس کو حقیقت پسندانہ بنادیا ہے۔ بینک قرضوں کے حجم، زمین کی ملکیت کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم اور ضلع وار بنیادوں پر زرعی قرضوں کے اعدادوشمار فراہم کررہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے پہلی بار جولائی تا دسمبر 2007ء کی مدت کے لیے زرعی قرضوں کی تقسیم کے ضلع وار اعدادوشمار جاری کیے ہیں جو اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ www.sbp.org.pk پر دستیاب ہیں۔

فصلی قرضہ بیمہ اسکیم

فصلی بیمے کا مسئلہ طویل مدت سے درپیش ہے۔ ماضی میں حکومت اور بیمے کے شعبے کی جانب سے اس ضمن میں کئی اسکیمیں شروع کی گئیں لیکن انہیں عملی جامہ نہیں پہنایا جاسکا۔ فصلی بیمے کی عدم دستیابی کسانوں کے لیے قرضوں تک رسائی میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔ کاشت کاروں کے لیے زرعی قرضوں میں اضافے اور قدرتی آفات کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے خطرات کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے فصلی قرضہ جاتی بیمہ فریم ورک پر ایک ٹاسک فورس تشکیل دی ہے۔ جس میں ایس بی پی، ایم آئی این ایف اے ایل، ایس ای سی پی، پی اے آر سی، بینکوں، نجی بیمہ کمپنیوں اور کسانوں کی تنظیموں کے نمائندوں کو شامل کیا گیا ہے جن کا کام کاروباری لحاظ سے متحرک اور پائیدار فصلی قرضہ جاتی بیمہ اسکیم کی تیاری ہے۔

اے پی آر اے سی اے کی رکنیت

ملک میں زرعی/دیہی مالکاری میں اضافے کے لیے پالیسیوں کی تشکیل اور مالی اداروں کو ریگولیٹ کرنا اسٹیٹ بینک کی ذمہ داری ہے۔ اپنی استعداد کو بڑھانے، ایشیا پیسفک خطے کے دیگر ممالک کے تجربات سے استفادے اور بامعنی کردار ادا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایشیا پیسفک دیہی وزرعی قرضہ جاتی تنظیم (اے پی آر اے سی اے) سے اشتراک کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک اے پی آر اے سی اے کے نیٹ ورک کو اپنے افسران اور کمرشل بینکوں کے زرعی مالکاری شعبوں کی استعدادکاری کے لیے استعمال میں لانے کے اقدامات کر رہا ہے۔

ایشیائی ترقیاتی بینک کا منصوبہ

اسٹیٹ بینک زرعی کاروبار کی ترقی وتنوع کے منصوبے کے اہم جز زرعی کاروبار کی ترقیاتی مالیات کے نفاذ کی ایجنسی کا کردار بھی ادا کر رہا ہے۔ یہ ایم آئی این ایف اے ایل کا منصوبہ ہے پر عملدرآمد کے لیے ایشیائی ترقیاتی بینک نے فنڈ فراہم کیے ہیں۔ اس کا مقصد بینکوں کے عملے میں زرعی مالیات کی منڈی کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا اور عالمی مشاورتی خدمات کے ذریعے تین تا پانچ منتخب بینکوں کی استعدادکاری میں اعانت کرنا ہے۔ اس ضمن میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے معیار کے مطابق ہالینڈ کی ایم ایس ریبو انٹرنیشنل ایڈوائزری خدمات کو ٹھیکہ دے دیا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ہالینڈ کی اس کمپنی سے 9 جولائی 2008ء کو سمجھوتے پر دستخط کیے۔ یہ منصوبہ 12 تا 24 مہینوں کی مدت پر محیط ہوگا، جس کے تحت بین الاقوامی مشیر منتخب بینکوں کو ان کی استعدادکاری کے لیے منڈی کے جائزے، نرخوں کے تعین، قرضوں کے تجزیے، رقوم کی بازیابی کی نگرانی، ایم آئی ایس، پیداوار میں ترقی، انتظام خطر، واجبات کے انتظام کے متعلق تربیت دی جائے گی یا جو کچھ بھی بینک اپنی حکمت عملی کے لحاظ سے معلوم کرنا چاہیں، اس کے بارے میں انہیں تفصیلی رہنمائی فراہم کی جائے گی۔

بی اے سی کا بامقصد دورہ

اسٹیٹ بینک کے شعبہ زرعی قرضہ جات کے چار افسران نے 18 تا 29 مئی 2008ء کے دوران بینک آف ایگریکلچر اینڈ ایگریکلچر کوآپریٹوز کا دورہ کیا ہے۔ اس دورے کا مقصد بی اے اے سی کے کام کے طریقہ کار اور ان کے تجربات سے سیکھنا تھا۔ اس مطالعاتی دورے میں افسران نے بی اے اے سی ہیڈ آفس کے مختلف شعبوں اور اس کی کچھ شاخوں کا دورہ کرنے کے ساتھ ساتھ بی اے اے سی کے کچھ صارفین سے بھی ملاقات کی ہے۔ اس کے نتیجے میں بلاضمانت قرضوں کی تکنیکوں، اس کی فراہمی کے ذرائع، بازیابی اور قرضہ جاتی نگرانی کی میکانیت کے بارے میں سیکھنے کا موقع بھی ملا ہے۔

2.6 مالی شمولیت پروگرام

پاکستان میں مالی شمولیت کی سطح خاصی پست ہے۔ صورتحال کی سنگینی کی عکاسی اس حقیقت سے ہوتی ہے کہ صرف 17 فیصد آبادی (3 کروڑ) بینک کھاتے رکھتی ہے اور ان میں سے 4 فیصد (55 لاکھ) سے بھی کم افراد نے قرضے حاصل کیے ہیں۔ مزید برآں، مجموعی بینک امانتوں میں صرف 25 فیصد اور مجموعی قرض داروں میں سے صرف 2 فیصد کا تعلق دیہی علاقوں سے ہے۔[2] مالی خدمات تک محدود رسائی بینکوں کی شاخوں میں سرائیت کی سطح سے بھی ظاہر ہوتی ہے، خصوصاً دیہی علاقوں میں، جس سے بچتوں کی نمو اور قرضوں کی تقسیم کا نظام متاثر ہوا ہے۔

2 اختر ایس؛ 2008ء، مالی شعبہ: آئندہ دس سالہ تصور و حکمت عملی۔ ساٹھ سالہ سالگرہ کانفرنس اسٹیٹ بینک کراچی۔

مالی اخراج کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایک مکمل ڈویلپمنٹ فنانس گروپ قائم کیا ہے تاکہ پالیسی کے نفاذ اور چھوٹے و بڑے پیمانے کی انٹر پرائزز، زراعت، دیہی مالکاری اور مکاناتی مالکاری تک رسائی کے متعلق قانونی وضوابطی فریم ورک پر موثر عملدرآمد کرایا جاسکے۔ ترقیاتی مالیات کی پالیسی رہنمائی کے لیے ایک دفتر برائے مالی شمولیت پروگرام کا قیام عمل میں لایا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعے امدادی ایجنسیوں کے اقدامات میں تعاون، ان کی ڈیزائننگ اور نفاذ پر عملدرآمد کرانے کے ساتھ ساتھ ڈی ایف جی میں اتحاد عمل کو مزید بڑھایا جاسکے۔

برطانیہ کے محکمہ برائے بین الاقوامی ترقی سے ملنے والی 5 کروڑ پاونڈ کی گرانٹ سے مالی شمولیت پروگرام کا آغاز کردیا گیا ہے۔ مالی شمولیت کا پروگرام ایک وسیع البنیاد پروگرام ہے اور اس سے منڈی پر مبنی طرز فکر کے فروغ اور ایسے حصوں کی اصلاح میں مدد ملے گی جہاں مشکلات کا سامنا ہے۔ اس سے قرضوں کے متعلق اختیار کی جانے والی سوچ میں تبدیلی کی عکاسی بھی ہوتی ہے۔ مالی شمولیت پروگرام کا مقصد منڈی پر مبنی شامل مالی شعبے کی جانب پیش رفت کرنا ہے۔ برطانوی محکمہ برائے بین الاقوامی ترقی کے فنڈز کو اسٹیٹ بینک کی استعداد کاری، مالی اداروں کو مستحکم کرنے، مالی اختراعات، مالی شعبے کے انفرااسٹرکچر، قرضوں میں اضافے اور مالی خواندگی کو بڑھانے پر خرچ کیا جائے گا۔ توقع ہے کہ اس پروگرام سے مالی خدمات تک باآسانی رسائی کے ذریعے تقریباً تیس لاکھ افراد کو فائدہ پہنچے گا۔

مالی شمولیت کے پروگرام کا مقصد بہتر ضابطوں، معلومات کی دستیابی، طویل مدتی کمرشل مالکاری کی فراہمی، ٹیکنالوجی کے انفرااسٹرکچر میں بہتری اور مہارت میں اضافے کے لیے مالی منڈی میں انقلابی تبدیلیاں لانا ہے۔ پاکستان میں صنفی شمولیت کو بھی اہمیت دی جائے گی۔ اس پروگرام پر سروے اور جائزے، اسٹریٹجک پالیسیوں، استعداد کاری اور مالی مدد کے طریقہ کار کے ایک جامع ڈیزائن کے تحت عملدرآمد کیا جارہا ہے۔

2.6.1 مالی شمولیت پروگرام کے ڈیزائن کی تیاری دستاویز

اوکسفورڈ پالیسی مینجمنٹ کی نگرانی میں قانونی ماہرین کی ایک ٹیم نے برطانیہ کے محکمہ برائے عالمی ترقی کی اجازت سے ایک جامع ڈیزائن تیار کیا ہے، جسے یہ کام اسٹیٹ بینک اور دیگر اہم فریقین نے سونپا تھا۔ دفتر برائے مالی شمولیت پروگرام نے ڈیزائن کی تیاری کے مرحلے میں ضروری رہنمائی اور تمام دیگر سہولتیں فراہم کی ہیں۔ اس ڈیزائن کو جنوری 2008ء میں حتمی شکل دی جاچکی ہے۔

2.6.2 ترقیاتی مالیات کانفرنس کا انعقاد

دفتر برائے مالی شمولیت پروگرام کے تحت اسٹیٹ بینک کی ساٹھویں سالگرہ کے موقع پر یکم جولائی 2008ء کو ایک روزہ عالمی ترقیاتی مالیات کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس کا عنوان ”پاکستان میں مالی رسائی کی حدود میں توسیع“ تھا۔ اس کانفرنس کا افتتاح وزیراعظم پاکستان نے کیا تھا جبکہ اس میں ممتاز ملکی و بین الاقوامی اقتصادی ماہرین، بینکاروں اور اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں صارفین کے لیے خرد، چھوٹے، زرعی اداروں اور مکاناتی مالکاری اور ان کی متبادل ذرائع کے موضوعات کا احاطہ کیا گیا۔ اس کانفرنس میں مالی خدمات تک رسائی میں رکاوٹ بننے والے عوامل پر روشنی ڈالی گئی۔ یہ کانفرنس کامیاب ثابت ہوئی اور عالمی وملکی شرکا دونوں نے اسے سراہا۔ اسی سلسلے میں پی ایم این کی سہولت کے لیے ایک روزہ ورکشاپ بھی منعقد کی گئی تاکہ اے2 ایف ایس رپورٹ کے اہم فریقین کی معلوماتی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ یہ رپورٹ جلد شائع ہوگی۔

2.6.3 مرکزی بینکوں کے گورنروں پر مشتمل مالی شمولیت پر علاقائی فورم کے انعقاد کی تیاریاں

دفتر نے ایشیائی ملکوں کے مرکزی بینکوں کے گورنروں پر مشتمل مالی شمولیت پر علاقائی فورم کے انعقاد کی تیاریاں کی تھیں تاہم فروری 2008ء میں انتخابات کے انعقاد کی وجہ سے فورم کا انعقاد نہیں کیا جاسکا۔ جبکہ یکم جولائی 2008ء کو اسٹیٹ بینک کی ساٹھویں سالگرہ کی تقریبات اور پاکستان میں اسی مسئلے پر منعقد ہونے والی دیگر عالمی کانفرنسز کے باعث اب یہ فورم 2009ء کے اوائل میں منعقد کیا جائے گا۔